

## ترجمہ و تلخیص

# رویت ہلال کا مسئلہ

(۳)

الشیخ عبداللہ بن محمد بن حمید  
مترجم: مولانا محمد امین الاثری

شیخ علی ابن عبد الکافی سبکی نے اپنی کتاب العلم المشور فی اثبات الشہور میں لکھا ہے جس کے الفاظ ہیں "کسی ایک شہر کی رویت کی بنیاد پر دوسرے تمام شہروں کے لئے اسے لازم قرار دینا بہت کمزور بات ہے۔ اس لئے کہ حضرت عمرؓ اور تمام خلفائے راشدین میں سے کسی سے یہ منقول نہیں ہے کہ اپنے یہاں چاند دیکھنے کے بعد وہ تمام شہروں کو اس کی تعمیل کا حکم دیتے رہے ہوں۔ اگر یہ چیز ضروری ہوتی تو یہ حضرات ضرور اس کا اہتمام کرتے، اور لوگوں کو لکھ کر اس سے آگاہ کرتے۔ اس لئے کہ ذہنی امور سے ان کا لگاؤ اور ان کی دلچسپی معلوم ہے۔ نیز اس لئے کہ ہمیں قطعی طور پر معلوم ہے کہ بسا اوقات بعض شہروں میں چاند نظر آتا ہے، جبکہ دوسرے شہروں میں نظر نہیں آتا، جس طرح کہ یہ بات ہمیں یقینی طور پر معلوم ہے کہ سورج کسی جگہ پہلے غروب ہوتا ہے اور کہیں دیر میں ڈوبتا ہے۔ یہی حال سورج کے کھلوع، وقت زوال، فجر کے وقت اور شفق کے غروب کا ہے، سورج کی ایک گردش بھی اس سے خالی نہیں کہ کہیں پر وقت فجر کا ہو کہیں زوال کا، کہیں سورج ڈوب رہا ہو جب کہ کہیں رات ہو چکی ہو۔ اور علماء کا اس پر اجماع ہے کہ نماز کے اوقات میں ہر قوم کی اپنی فجر اپنے زوال اور اپنے غروب کا اعتبار ہوگا، اور کسی ایک کے لئے دوسرے کا حکم لازم نہ ہوگا۔ چاند کے مسئلے کو بھی اسی پر قیاس کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کا خطاب ہر قوم سے اس کے اپنے احوال کے مطابق ہی ہوتا ہے اور وہ اسے انہیں باتوں کا مکلف قرار دیتا ہے جن سے وہ اچھی طرح آشنا ہوں۔ فقہائے امت میں سے عکرمہ، قاسم، سالم، اسحاق اور ابن مبارک وغیرہ

سے بھی یہی منقول ہے کہ شہر کی رویت وہیں کے لئے معتبر ہوگی۔ امام بخاری نے اس پر جو بیان کیا ہے اس سے بھی حقیقت مترشح ہوتی ہے یعنی کہ نکل بلد (دستہم) دہر شہر والوں کیلئے اپنی رویت کا اعتبار انہیں کے لئے ہوگا۔ اگرچہ تائیس بسیار کے باوجود بخاری کسی مطبوعہ یا بی مطبوعہ نسخے میں خود مجھے یہ عنوان دیکھنے کو نہیں ملا۔ علامہ قطبی نے بھی اپنی تفسیر میں بخاری کے اس عنوان کا ذکر کیا ہے مگر مالک کے اقوال میں نہیں نقل ہوئے ہیں یعنی (لاہل محل بلد دستہم) شہر والوں کی روایت ہی کیلئے ہے۔ اب دو ہی باتیں ہو سکتی ہیں یا تو صحیحین میں یہ عنوان وجود ہو اور وہ ہماری نظر میں نہ آسکا ہو یا پھر یہ کہ اس معاملہ میں سبکی نے قطبی کی نقل پر اعتماد کر لیا ہو۔ اگرچہ یہ بات کہ اگرچہ اندسی شہر میں نظر آجائے تو دوسرے تمام شہروں کے لئے بھی اس رویت کی بیرونی لازم قرار دے دی جائے۔ بہت کچھ اس خیال پر مبنی ہے کہ زمین مسطح اور چٹھی ہے جیسا کہ رافعی نے شرح دجز ۴/۲۷۱ پر لکھا ہے۔ یہ بات بالکل غلط اور بے بنیاد ہے اس لئے کہ اہل بیئت کا اس پر اتفاق ہے کہ زمین گول ہے پس جب اس کی بنیاد ہی باطل پر ہے تو یہ خود بخود باطل قرار پائے گا۔ حضرات شوافع میں سے جو لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ ہر شہر والوں کے لئے خود انہیں کی رویت معتبر ہوگی ان میں امام الحرمین، مغزالی، بغوی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ رافعی نے اپنی شرح صغیر اور فروع میں اس کو صحیح بتایا ہے۔ اسی طرح احناف کے حاشیہ میں جو فقہ شافعی کی فروع میں سے ہے لکھا ہے کہ چاند کی رویت ان لوگوں کے حق میں ثابت ہوگی جو اگرچہ اسے دیکھ نہ سکے ہوں لیکن ان کا مطلع وہی ہو جیسا کہ وہ جب لکھا چاند نظر آیا ہے اس کی دلیل یہ ہوگی کہ دونوں شہروں میں سورج اور ستاروں کے طلوع و غروب کا وقت ایک ہی ہو۔ لیکن اگر ایسا ہو کہ ان دونوں شہروں میں سے کسی میں بھی طلوع یا غروب پہلے ہوتا ہے تو ان میں سے کسی ایک کی رویت سے دوسرے کی رویت متصور نہ ہوگی، آگاتا مقرر انحصار طول بلد اور عرض بلد پر ہے۔ اور اس سے کچھ فرق نہیں پڑتا کہ ان کے درمیان مسافت کم ہے یا زیادہ۔ البتہ جب مشرقی شہر میں رویت ہوگی تو اس سے مغربی سمت میں واقع شہر میں رویت لازمی سمجھی جائے گی اس کے برعکس صورت کا حکم اس سے مختلف ہوگا جیسے کہ

مکہ معظمہ اور مدینہ چنانچہ مکہ میں اگر رویت ہو تو مہر کے لئے یہ رویت لازمی سمجھی جائے گی لیکن مہر کی رویت مکہ کے لئے لازم نہ ہوگی۔ اس لئے کہ چاند کی رویت بھی سورج اور ستاروں وغیرہ کے غروب ہی کا ایک حصہ ہے پس جہاں ان کا اختلاف ہوگا رویت کا اختلاف بھی لازم آئے گا۔ امام بخاری کریم کے تہذیب میں حضرت عبد اللہ ابن عباس کی حدیث پر گفتگو کرتے ہوئے فرماتے ہیں ”اس حدیث سے بدلتیہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ کسی شہر میں چاند دیکھا گیا تو جو شہر اس سے فاصلہ پر واقع ہے وہاں یہ حکم ثابت نہیں ہوگا۔ اور ہمارے بعض اصحاب اس بات کے قائل ہیں کہ اگر کسی جگہ بھی چاند دکھائی دے گا تو یہ حکم تمام اہل زمین پر لگے گا۔ اور حضرت ابن عباس نے حضرت کریم کی خبر اس لئے تسلیم نہیں کی کہ یہ شہادت ہے اور شہادت تنہا ایک آدمی کی معتبر نہیں ہے۔ لیکن ان کا یہ ہنسا ظاہر حدیث کے خلاف ہے کیونکہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اس بنیاد پر ان کی خبر کو رد نہیں فرمایا کہ وہ شہادت ہے بلکہ اس لئے رد فرمایا کہ دور والوں کے تعلق میں رویت کا حکم ثابت نہیں ہوتا اس سلسلے میں علماء و شافعیہ کے بے شمار اقوال ہیں جن کا ذکر یہاں ضرور کیا جاتا ہے تاکہ صحیح بات یہی ہے کہ ایک شہر کی رویت دور دراز کے شہروں کے لئے لازم نہیں ہے۔ اور اس سے پہلے ائمہ عقیدہ و فقیہ کے اقوال کے کسی میں یہ بات نہیں آئی جو صحیح ہے۔ اور اس کی وجہ اس کے ہوا کچھ نہیں کہ سب کے سب اس کے اختلاف کا اعتبار کیا ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ فرماتے ہیں کہ سماع کا اختلاف ایک ایسی حقیقت ہے جس پر اس فن کی واقفیت رکھنے والوں کا اتفاق ہے۔ بنا بریں کسی ایک شہر کی رویت پر تمام اہل ارض کے لئے روزہ رکھنے اور نہ رکھنے کو کیونکہ لازم قرار دیا جاسکتا ہے۔ جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام احادیث جن کا ذکر اس سے پہلے ہو چکا ہے اس حقیقت کا واضح کاف لفظوں میں اعلان کرتی ہیں کہ ہر شہر والوں کے لئے ان کی رویت اپنے ہی لئے ہوگی۔ اور اسی پر حضرات صحابہ کرام اور تابعین عظام کا بھی عمل رہا ہے ان میں کسی ایک سے بھی منقول نہیں کہ انہوں نے اپنے یہاں کی رویت کی بنیاد پر

دیگر علاقوں کے لوگوں کو کسی ایک دن کے روزہ کی قضا کی بابت لکھا ہو۔ اب کچھ مزید نقل کرنے کی حاجت نہیں۔ سب کے یہاں یہ معروف حقیقت ہے اور اسی پر ان کا عمل ہے کہ ہر شہر والوں کے لئے ان کی رویت انہیں کے لئے ہوگی جب کہ دیگر شرائع میں بھی اوقات کے سلسلے میں اسی طریقہ پر عمل رہا ہے۔

## ائمہ حنابلہ کے اقوال

صاحب انصاف لکھتے ہیں: جب چاند کسی شہر میں نظر آجائے تو دنیا کے تمام مسلمانوں کو روزہ رکھنا ضروری ہوگا۔ بلائی اظاس کے کہ ان کے مطالع ایک ہیں یا ان میں۔ اختلاف ہے۔ فقہ حنبلی کا وہ تفرق ہے جو تہور ائمہ کے مسلک کے خلاف ہے شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ نے جس رائے کو اختیار کیا ہے وہ یہ کہ قریب کے علاقوں کے لئے جن کا مطالع ایک ہے یہ رویت اسی طرح لازم ہوگی جیسا کہ ان لوگوں کو جن کے یہاں چاند دیکھا گیا ہو۔ وہ مزید فرماتے ہیں کہ مطالع کا اختلاف ایک مانی ہوئی حقیقت ہے۔ اس فن کے ماہرین کا اس پر اتفاق ہے۔ اب اگر مطالع ایک ہوا تب تو روزہ رکھنا ضروری ہوگا۔ ورنہ مختلف مطالع والوں کے لئے اس کا کچھ اثر نہ ہوگا۔ ”الرعیایۃ الکبریٰ“ کے مصنف فرماتے ہیں ”وہ جن لوگوں کو چاند نظر نہ آئے ان پر چاند دیکھنے والوں کا ہی حکم نافذ ہوگا“ اس کے بعد فرماتے ہیں ”لیکن میں کہتا ہوں کہ یہ بات اس صورت کے لئے ہوگی جب کہ مطالع میں قربت ہو اور وہ ایک ہی ہو۔ یعنی اس مسانت سے کم جس میں قمر لازم آتا ہے اس سے اور فرشتا کا حکم اس سے مختلف ہوگا۔ اس لئے کہ اس صورت میں مطالع میں اختلاف ہوگا اور ائمہ مختلف صاحب انصاف کی یہ صراحت کہ عام طور پر دنیا بھر کے مسلمانوں کے لئے ایک ہی رویت کو لازم قرار دے دینا، بلائی اظاس کے کہ مطالع میں یکسانیت ہو یا وہ مختلف ہوں۔ یہ فقہ حنبلی کا تفرق ہے اس کا مطلب ہے کہ جمہور ائمہ اس رائے کے خلاف ہیں۔ لیکن تہنہ یہ رائے امام احمد ہی کی نہیں، بلکہ اور حنفی علماء کی ایک معتد بہ تعداد

اور بعض شواہد کا بھی یہی خیال ہے۔ البتہ بات صحیح وہی ہے جیسا کہ ہم تفصیل سے بتا چکے ہیں یعنی کہ ہر شہر والوں کی رویت انھیں کے لئے ہوگی۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ فرماتے ہیں مطالع کا اختلاف ایک معروف حقیقت ہے۔ اس فن کے ماہرین کا اس پر اتفاق ہے اب اگر مطلع ایک ہو تب تو روزہ رکھنا ضروری ہوگا۔ ورنہ اس کے اختلاف کی صورت میں ایک جگہ کی رویت کا دوسری جگہ کچھ اثر نہ پڑے گا۔ شواہد کا صحیح ترین مسلک یہی ہے اور یہی ایک قول فقہ حنبلی کا بھی ہے۔ وہ مزید فرماتے ہیں۔ مطلوع و غروب کے اختلاف سے بھی چاند کی رویت میں فرق واقع ہو جائے گا۔ چنانچہ اگر چاند مشرق میں نظر آجائے تو مغرب میں اس کا نظر آنا ضروری ہوگا۔ البتہ اس کے برعکس صورت نہیں ہوگی۔ اس لئے کہ مشرق میں جس وقت سورج غروب ہوگا مغرب میں اس سے کچھ دیر میں اس کا غروب ہو سکے گا۔ اب اگر چاند (مشرق میں) نظر آیا تو اس کے بالمقابل مغرب میں اس کی روشنی اور زیادہ ہوگی اور سورج اور اس کی روشنی سے جب کہ ڈوب رہا ہوگا دور ہونے کے سبب اسے زیادہ ہستہ طور پر دیکھا جاسکے گا۔ البتہ مغرب میں دیکھے جانے کی صورت میں یہ بات نہ ہوگی اس لئے کہ بسا اوقات اس رویت کا سبب اہل مغرب کے ہاں سورج کا دیر سے ڈوبنا ہوگا جس کی وجہ سے اس کا اصل بڑھتا جائے گا۔ اور اس کی روشنی میں اضافہ ہوتا جائے گا۔ سورج جب مشرق میں ڈوبے گا تو چاند اس سے نسبتہ قریب ہوگا۔ البتہ جب مغرب میں نظر آئے گا تو اہل مشرق کی نگاہوں سے وہ ادھبل ہو چکا ہوگا اور یہ وہ حقیقت ہے جسے ہر شخص سورج، چاند اور تاروں کے غروب پر نظر کر کے محسوس کر سکتا ہے اسی لئے جب مغرب میں نماز مغرب کا وقت ہوتا ہے تو مشرق میں اس کا ہونا ضروری ہے البتہ اس کے برعکس صورت نہیں ہوگی۔ یہی حال ان مطلوع کا بھی ہے کہ جب یہ مغرب میں طلوع ہوں گے تو مشرق میں ان کا طلوع ہونا لازمی ہوگا۔ البتہ اس کے برعکس صورت نہیں ہوگی۔ معلوم ہوا تاروں کا طلوع و غروب مشرق میں پہلے ہونا ضروری ہے۔ چاند کا معاملہ اس کے برعکس ہے۔ اس کا طلوع

اور اس کی رویت مشرق میں پہلے ہونی ضروری ہے اس لئے کہ وہ مغرب سے ہی طلوع ہوتا ہے۔ آسمان کے افق پر اس کے سوا مغرب میں طلوع ہونے والی کوئی دوسری چیز نہیں اس کے ظہور پذیر ہونے کا سبب یہ ہے کہ سورج سے اس کی دوری واقع ہو جائے سورج جہاں چٹنی دیر سے غروب ہو گا چاند سے اس کا فاصلہ اتنا ہی بڑھا ہو گا۔ جس کا لازمی نتیجہ یہ ہو گا کہ ————— وہاں اس کی روشنی نیز اور نسبتہ نمایاں ہوگی۔ (الح)

علامہ موصوف مزید کہتے ہیں: "ہم یقینی طور پر جانتے ہیں کہ صحابہ و تابعین کے زمانہ میں ہمیشہ بعض اسلامی شہروں میں چاند پہلے اور بعض میں اس کے بعد دکھائی دیتا تھا۔ اور یہ روزمرہ کی ان باتوں میں سے ہے جن میں کسی تبدیلی کا سوال نہیں۔ اس پس منظر میں اس طرح کی صورت ہوئے بغیر چارہ نہیں ہو سکتا کہ ان تک بعض دوسرے علاقوں کی خبر مہینہ بھر کسی وقت پہنچے۔ اب اگر ان کے ٹھے قضا کرنی ضروری پڑتی تو وہ اس کا پتہ لگانے میں انتہائی ذوق و شوق اور حذر و احتیاط سے کام لیتے۔ کہ تمام اسلام میں چاند کی رویت کہاں کس وقت ہونی جیسا کہ وہ اپنے اپنے شہروں میں اس کے دیکھنے کا اہتمام کرتے تھے اور پھر اسی کا نتیجہ ہوتا کہ اکثر رمضانوں میں انہیں اپنے چھوٹے ہوئے روزوں کی قضا گھنی پڑتی۔ اگر ایسا ہوتا تو یہ چیز ہم تک لگتی ہوتی۔ ضرور پہنچتی۔ لیکن جب اس طرح کی کوئی بات ہم تک پہنچی نہیں تو اس کا مطلب ہے کہ یہ بات بالکل بے بنیاد ہے اور سرے سے اس کی کوئی اصل موجود نہیں ہے۔ حضرت عبد اللہ ابن عباس کی مذکورہ بالا حدیث اسی حقیقت کی نشاندہی کرتی ہے۔" جملہ مذاہب فقہ کی آرا اور ان کے نمائندہ ائمہ کے اقوال ہم نے آپ کے سامنے رکھ دیئے ہیں۔ ان سب کی روشنی میں یہ حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ دور دراز کے شہروالوں کے لئے دوسرے شہروالوں کی رویت کچھ اثر انداز نہ ہوگی۔ اگر ان کے مابین مطالع کا اختلاف موجود ہے۔ ساتھ ہی یہ حقیقت بھی ہمارے سامنے آتی ہے کہ حضرات صحابہ کرام نہ تو کہیں اور لکھ کر اپنے یہاں کی ترس

سے انھیں مطلع کرتے تھے اور نذر دوسرے شہروں کے رویت کی بابت انھیں کسی قسم کی تلاش و جستجو ہوتی تھی۔ ان کا تمام تر اعتماد حضرت عبداللہ ابن عباس کی مذکورہ بالا حدیث پر تھا نیز اس روایت جس میں آپ صاف طور پر فرماتے ہیں کہ ”چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر عید مناؤ“، (صوم الرویتہ و افطی و الرویتہ) دوسرے لفظوں میں یہ کہ ہر شہر والوں کے لئے ان کی رویت صرف انھیں کے لئے معتبر ہوگی۔

اس کے بعد ہم مزید اقوال و آراء نقل کرنے کی کچھ جرات محسوس نہیں کرتے۔ طالبین حق کے لئے یہ بہت کافی ہے۔ توفیق اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ وہی صراطِ مستقیم کی طرف لوگوں کی رہنمائی کر سکتا ہے۔

## خاتمہ کلام

ان انفرادوں میں عالم اسلام کے موجودہ حالات پر جس کسی کی نظر ہو اور جسے کھلے طور پر یہ حقیقت اپنی نگاہوں کے سامنے نظر آتی ہو کہ وہ بے شمار چھوٹی چھوٹی مملکتوں میں بٹے ہوئے ہیں، اسلام کی تعلیمات سے انھیں کم ہی واسطہ رہ گیا ہے، شریعت کے بے شمار احکام ہیں جن پر عمل درآمد سے انھوں نے کنارہ کشی اختیار کر رکھی ہے۔ حکومتوں کی سطح پر تو یہ کام ہو ہی رہا ہے۔ افراد کی سطح پر بھی حالت اس سے کچھ مختلف نہیں ہے جس شخص کی نگاہ میں یہ باتیں ہوں اور وہ اس حقیقت کا بھی ادراک کر سکے کہ دین کی گرفت ان پر سے کتنی ڈھیلی ہو چکی ہے۔ ان کی زندگی اور ان کے مقاصد میں سراسر دنیاوی اغراض اور سیاسی مفادات کی کارفرمائی ہے اور حال یہ ہو گیا ہے کہ یہ بڑی طاقتوں

۱۰ اس کے بعد مصنف نے علم ہدیت کی روشنی میں بھی مطالع کے اختلاف کو ثابت کیا ہے۔ اس حلقہ کو ہم نے حذف کر دیا ہے۔

کے ہاتھ کٹھ پتلی کی طرح نایج رہے ہیں۔ تو وہ اس حقیقت کا اندازہ اچھی طرح کر سکتا ہے کہ اگر صحیح بات یہی ہوتی کہ ایک شہر کی رویت بقیہ تمام عالم اسلام کی رویت تصور کی جائے گی جب بھی عملی طور پر اسے کر دکھانے میں کافی مشکل پیش آئی۔

آج کے حالات کو نگاہ میں رکھتے ہوئے ہم اس حقیقت کو اچھی طرح محسوس کر سکتے ہیں کہ چنانچہ اگر ایک ایسے ملک میں نظر آئے جس کے تعلقات دوسرے ملک سے کافی اچھے ہوں تو اس کا عین امکان موجود ہے کہ دوسرے ملک کا مفتی جس میں اگرچہ چاند دیکھا نہیں جاسکتا ہے وہ محض اس دوست ملک کی رویت پر عمل کا فتویٰ صادر کر دے جس کا مقصد سیاسی طور پر اپنی وفاداری کا اظہار کرنے کے سوا دوسرا نہ ہو۔

البتہ ایسے ہی دو ملک اگر ان کے درمیان دوستی کا تعلق نہ ہو اور ایک ملک میں چاند نظر آگیا تو دوسرے ملک کا مفتی بڑی آسانی کے ساتھ حکومت کے رجحان کو بھانپتے اور اس کے دباؤ کو قبول کرتے ہوئے یہ فتویٰ جاری کر دے گا کہ دوسرے ملک رویت کا اس ملک میں کچھ اعتبار نہ ہوگا۔ اس لئے کہ ہر ملک کی رویت الگ الگ ہوتی ہے۔

اس طرح اسلام کا جیسا کچھ منلاق اور احکام شریعت کی جیسی کچھ توہین ہوگی اس کا اندازہ ہر شخص کر سکتا ہے۔ کیا ہم اسلام کو سیاسی تفاضوں کا تابع اور سیاست دانوں کے ہاتھ میں کھلونا بننے کے لئے چھوڑ دیں کہ وہ جس طرح چاہیں اسے ادھر سے ادھر گھمانے رہیں۔ حق کا کچھ لحاظ ہونے کی تلاش کرنے کی کوئی کوشش کی جائے اور نہ تو راہ مواب کو پانے کا کوئی قصد واردہ ہمیں نظر آتا ہو؟

کہنے کا منشا صرف یہ ہے کہ آج عالم اسلام مختلف ٹکڑیوں اور چھوٹی چھوٹی بے شمار حکومتوں کی صورت میں بٹا ہوا ہے جس میں ہر حکومت کا رخ الگ ہے اور ہر ایک کی وفاداریاں دوسرے سے مختلف ہیں۔ کسی کا رخ مغرب کی طرف ہے اور اسے وہ تمام لوگ جان سے زیادہ عزیز ہیں جن کا رخ بھی اسی سمت میں ہو۔ دوسرا مشرق کا حاکم



بردار ہے اور وہ ان تمام لوگوں پر دل و جان سے فدا ہے جو اسی طرح اس کی حاشیہ برداری کرنے والے ہوں۔

یہی نہیں بلکہ یہ معاملہ تو اس سے بھی آگے ہے۔ ہر شخص دیکھ سکتا ہے کہ آج ان حکمرانوں نے شریعت کے احکام کو اپنے سیاسی مفادات اور دنیوی اغراض و مقاصد کے تابع بنا رکھا ہے۔ چنانچہ یہ روزہ اسی وقت رکھیں گے جب کہ چاند کسی دوست ملک میں نظر آجائے اور اسی صورت میں وہ عید بھی منائیں گے۔ اس کے بعکس اگر چاند کسی غیر دوست ملک میں نظر آتا ہے تو اپنے ہاں نہ یہ روزہ رکھیں گے اور نہ اس رویت کی بنیاد پر عید ہی منانے کے لئے تیار ہوں گے۔

دو لفظوں میں یہ کہ اگر یہی بات درست ہو کہ ایک شہر کی رویت عالم اسلام کے تمام شہروں کی رویت منظور ہوگی جب بھی آج کے حالات میں اس پر عمل درآمد ممکن نہیں ہے چاہے رابطہ عالم اسلامی یا اس طرح کی کوئی بھی دوسری اسلامی تنظیم اس مقصد کے لئے قراردادوں پر قراردادیں منظور کرتی رہے۔ اور مختلف ذرائع اپنا کراس فم کے اعلانات پر اعلانات کرتی رہے۔ الحمد للہ کہ اب بات پورے طور پر واضح ہو کر سامنے آگئی یعنی یہ کہ: ہر شہر والوں کے لئے ان کی رویت ہر شخص کے لئے معتبر ہوگی جس کی تفصیل ہم آپ کے سامنے پورے شرح و بسط کے ساتھ پیش کر چکے ہیں۔ قرآن کریم احادیث صحیحہ اور مختلف مکاتب فقہ کی ناسمجگی کرنے والے امت کے حلیل القدر ائمہ اور علماء کی آراء اور ان کے اقوال سے اس مسئلے کی حقیقت دو دو چار کی طرح واضح ہو چکی ہے۔ اور کوئی پہلو تشنہ باقی نہیں رہتا۔

زمین اور آسمانوں کے پیرائشہ یہ اور رات اور دن کے بارگہ سے گئے یہ ہوشیار  
لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں (قرآن حکیم)

جدید سائنٹفک مصنوعات کا علمی گڑھ کا واحد مرکز

گلبرگ کیمیکل اینڈ سائنٹفک ورکس انوشہر روڈ علی گڑھ

فون نمبر ۳۲۲۸